55

سلسلہ اربعینات الحدیث

أربعون حديثاً في أحكام النكاح ومسائله

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

# اربعین

# احکام ومسائلِ نکاح

خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً

قبول ہے؟

قبول ہے!


تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

56
سلسلة أربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيْثًا
فِي أَحْكَامِ النِّكَاحِ وَمَسَائِلِهِ

# اربعین
# احکام و مسائلِ نکاح


تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: ازبعین احکام ومسائلِ نکاح

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

**اہتمام:** محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

**ناشر:** ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

# Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

# فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کونہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہٰی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّىَ إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . )) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

’’میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔‘‘

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ’’فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ’’وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ’’قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ’’كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ’’اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ‘‘ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ أَحْكَامِ النِّكَاحِ وَمَسَائِلِهِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

**وکتبہ**

**عبداللہ ناصر رحمانی**

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . أَمَّا بَعْدُ:

## نکاح اللہ کا حکم اور انسان کے لیے باعث اطمینان ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝۲۱﴾ (الروم: 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور (یہ بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور اس نے تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔“

### حدیث 1

((عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلنِّكَاحُ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّيْ .)) [1]

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے، پس جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“

[1] سنن النسائی، رقم: 3949، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 3124.

## نکاح سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ﴾ (الرعد: 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے، اور ہم انھیں بیوی بچوں والے بنایا۔''

### حدیث 2

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لَا ، قَالَ: فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً .))[1]

''اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: شادی کر لو کیونکہ اس امت کے بہترین شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بہت سی بیویاں تھیں۔''

## نکاح نہ کرنے والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قطع تعلقی کا اظہار

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴾ (النحل: 72)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ نے تمھارے لیے تمھی میں سے بیویاں بنائیں اور اسی نے تمھارے لیے تمھاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے بنائے اور

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم:6807.

تمھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ کیا پھر بھی وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟''

## حدیث 3

((وَعَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ ، وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا ، فَجَاءَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي . ))[1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے' جب انھیں آپ کا عمل بتایا گیا تو انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آپ سے کیا مقابلہ' آپ کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح، رقم: 5063، صحیح مسلم، رقم: 1401، سنن النسائی، رقم:3217، مسند احمد:241/3.

آپ ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کہ تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ ''خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔ میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ (رات میں) نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔''

## نکاح نصف ایمان ہے

حدیث 4

((وَعَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے' اُسے چاہیے کہ وہ باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرے۔''

## پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنے والے کے لیے مددِالٰہی کی نوید

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي

[1] هداية الرواة، رقم: 3032، شعب الايمان للبيهقي، رقم: 5486، مستدرك حاكم: 161/2- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ ایک وہ مکاتب غلام جو (مکاتبت کی مقررہ) رقم ادا کرنا چاہتا ہے، دوسرا ایسا نکاح کرنے والا جو پاکدامنی چاہتا ہے اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔''

## نکاح محبت واُلفت کا بہترین ذریعہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝۲۱﴾ (الروم: 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یہ بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور اس نے تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

### حدیث 6

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ .)) ❷

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

❶ سنن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، رقم: 1655، سنن ابن ماجه، رقم: 2518، صحيح الترغيب والترهيب، رقم: 1917.

❷ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، رقم: 1847، سلسلة الصحيحة، رقم: 624.

فرمایا: ہم نے دومحبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (بہترین اور) کوئی چیز نہیں دیکھی۔''

## صالح بیوی دنیا کا بہترین سامان

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے، اور دنیا کا بہترین سامان صالح بیوی ہے۔''

## صالح بیوی آدمی کی خوش بختی

حدیث 8

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَة ، وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الصَّالِحُ ، وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ ، وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوْءُ ، وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ ، وَالْمَرْكَبُ السُّوْءِ .)) [2]

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

[1] صحيح مسلم ، كتاب الرضاع ، رقم:1467 ، سنن ابن ماجه ، رقم:1855 .
[2] مسند احمد:168/1 ، صحيح الترغيب ، كتاب النكاح ، رقم:1914 .

فرمایا: تین چیزیں اولادِ آدم کی خوش بختی سے ہیں اور تین بدبختی سے، اولادِ آدم کی خوش بختی کی چیزیں یہ ہیں: صالح بیوی، صالح رہائش اور صالح سواری اور اولادِ آدم کی بدبختی کی چیزیں یہ ہیں: بُری بیوی، بُری رہائش اور بری سواری۔''

## روزِ قیامت نبی ﷺ کا کثرت امت کے باعث فخر کرنا

### حدیث 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَزَوَّجُوْا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، بلاشبہ میں روزِ قیامت تمھاری کثرت کے باعث اُمتوں پر فخر کروں گا۔''

## ہر صاحب استطاعت کو نکاح کا حکم دیا گیا ہے

### حدیث 10

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ؟ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: اے نوجوانو کی جماعت! تم میں جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو

---

❶ صحيح الجامع الصغير، رقم:6807.

❷ صحيح البخارى، كتاب النكاح، رقم: 5065، صحيح مسلم: رقم: 1400، سنن أبى داؤد: رقم:3046.

اسے نکاح کر لینا چاہیے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔''

## صاحب استطاعت کا عورتوں سے یکسر قطع تعلق ہو جانا جائز نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ﴾ (النساء : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو۔''

### حدیث 11

((وَعَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ زَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: وَقَرَأَ قَتَادَةُ: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً .)) [1]

''اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے سے منع فرمایا ہے اور قتادہ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور انھیں بیویاں اور اولادیں بھی عطا کیں۔''

## ولی کے بغیر نکاح نہیں

### حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ .)) [2]

''اور حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کی

[1] سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، رقم: 1449۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، رقم: 2085۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں۔“

## نکاح میں دو عادل گواہ موجود ہوں

حدیث 13

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ . ))[1]

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی (کی اجازت) اور دو دیانتدار گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔“

## رضاعت بھی حرمت میں نسب کی طرح ہے

حدیث 14

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ . ))[2]

”اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی ان رشتوں کو حرام کر دیا ہے جنھیں نسب کی وجہ سے حرام کیا ہے۔“

## دو رضاعی یا نسبی بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ﴾

(النساء : 23)

---

[1] سنن الكبرىٰ للبيهقي :128/7، صحيح الجامع الصغير ، رقم:7557.

[2] سنن الترمذی ، كتاب الرضاع ، رقم:1146، ارواء الغليل:284/6 .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور تمھارا دو بہنوں کو جمع کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو پہلے گزر گیا سو گزر گیا۔‘‘

### حدیث 15

((وَعَنْ فَيْرُوْزَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِیْ اُخْتَانِ، قَالَ: طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ.)) ❶

’’حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں مسلمان ہوگیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے جسے چاہے طلاق دے دے۔‘‘

## پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو بیک وقت نکاح میں رکھنا

### حدیث 16

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.)) ❷

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد کے نکاح میں پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو جمع نہ کیا جائے۔‘‘

## چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ

---

❶ سنن أبوداؤد، كتاب الطلاق، رقم:2243، سنن الترمذی، رقم: 1130، سنن ابن ماجه، رقم:1951۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔

❷ صحيح البخاری، كتاب النكاح، رقم:5109.

لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳﴾ (النساء : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر تمھیں ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان کی بجائے ان عورتوں میں سے جو تمھیں اچھی لگیں، دو دو، تین تین اور چار چار سے نکاح کرلو، پھر اگر تمھیں ڈر ہو کہ تم انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی سے (نکاح کرو) یا اپنی ملکیت کی لونڈیوں سے (ازدواجی تعلق رکھو) یہ زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم ناانصافی نہیں کرو گے۔''

**حدیث 17**

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا . ))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں ۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار کو رکھ لو (اور باقی عورتوں کو چھوڑ دو)۔''

## نکاح متعہ کی حرمت

**حدیث 18**

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ حَرَّمَهَا ، وَاللّٰهِ! لَا أَعْلَمُ أَحَدًا يَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصَنٌ إِلَّا رَجَمْتُهُ

[1] أرواء الغليل، رقم: 1883، سنن ابن ماجه، رقم: 1953، سنن الترمذی، رقم: 1128، مسند احمد: 13/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بِالْحِجَارَةِ، إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنِي بِأَرْبَعَةٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَحَلَّهَا بَعْدَ إِذْ حَرَّمَهَا . ))❶

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کی ہمیں تین مرتبہ اجازت دی پھر اسے حرام کر دیا۔ اللہ کی قسم! (اب) مجھے کسی بھی شادی شدہ کے نکاحِ متعہ کا علم ہوگا تو میں اسے پتھروں کے ساتھ رجم کروں گا، اِلّا یہ کہ وہ میرے پاس چار گواہ لائے جو یہ شہادت دیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح کو حرام کرنے کے بعد (پھر) حلال کر دیا تھا۔''

## حلالہ کرانا حرام ہے

### حدیث 19

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ . ))❷

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

## نکاحِ شغار منع ہے

### حدیث 20

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ،

❶ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، رقم:1963، تلخيص الحبير :154/3۔ حافظ ابن حجر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن الترمذی، كتاب النكاح، رقم:1120۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی دوسرے آدمی سے اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اس سے بیاہ دے اور دونوں کا کوئی مہر مقرر نہ ہو۔''

## نیک بیوی کی خوبیاں

### حدیث 21

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، جب وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے، اس کی جان اور مال کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو بھی ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔''

---

[1] صحيح البخاری، كتاب النكاح، رقم: 5112، صحيح مسلم، رقم: 1415، سنن أبوداؤد، رقم: 2074، سنن الترمذی: 1124.

[2] سنن النسائی، رقم: 3331، إرواالغليل، رقم: 1786، صحيح الجامع الصغير، رقم: 3298، سلسلة الصحيحة رقم: 1838.

## حدیث 22

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيْلَ لَهَا: ادْخُلِي مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ.)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، اسے (روزِ قیامت) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا۔''

# خانگی معاملات کے ماہر

## حدیث 23

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِی صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِی ذَاتِ يَدِهِ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہے جو اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال اسباب میں اس کی بہت عمدہ نگہبان ونگران ثابت ہوتی ہے۔''

---

❶ صحيح ابن حبان، رقم: 1296، مجمع الزوائد: 305/4۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح البخاری، كتاب النكاح، رقم: 5082، صحيح مسلم، رقم: 257.

## کیسی عورت سے نکاح کیا جائے؟

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.)) 1

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح چار اسباب سے کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے خاندان کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دین دار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (تو نادم و پشیماں ہو)۔''

## بہترین شوہر

حدیث 25

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ، فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ.)) 2

---

1 صحيح البخاري، كتاب النكاح، رقم: 5090، صحيح مسلم، رقم: 1466، سنن أبوداؤد، رقم: 2047.

2 سنن الترمذي، كتاب النكاح، رقم: 1084، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، رقم: 1967۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمھارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

## کسی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام بھیجنا حرام ہے

### حدیث 26

((وَعَنِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح نہ دے تاوقتیکہ اس سے پہلے پیغام نکاح دینے والا خود چھوڑ دے یا پیغام نکاح دینے والا اجازت دے دے۔''

## رشتہ طے کرنے کے لیے کسی کو نمائندہ مقرر کرنا جائز ہے

### حدیث 27

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِرَجُلٍ، أَتَرْضَى أَنْ أُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: أَتَرْضَيْنَ أَنْ أُزَوِّجَكِ فُلَانًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ.)) [2]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، رقم: 5142، مسند احمد: 42/2.

[2] سنن أبوداؤد، كتاب النكاح، رقم: 2117۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا، کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ میں تمھاری شادی فلاں عورت سے کرادوں؟ اس نے کہا، ہاں! پھر آپ نے عورت سے کہا، کیا تمھیں پسند ہے کہ میں تمھاری شادی فلاں مرد سے کرادوں؟ اس نے کہا: ہاں! لہٰذا آپ نے ان کی شادی کرادی۔''

## منگیتر کو ایک نظر دیکھ لینا جائز ہے

### حدیث 28

((وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ قُلْتُ: لَا . قَالَ: فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا .))[1]

''اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اُسے دیکھ لو، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو جائے۔''

## عورت ولی نہیں بن سکتی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ﴾ (البقرۃ: 221)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، رقم: 1865، سلسلة الصحيحة: 151/1، 152.

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِیَ الَّتِی تُزَوِّجُ نَفْسَهَا.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کا (ولی بن کر) نکاح نہ کرے اور نہ ہی خود اپنا نکاح کرے بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کرلیا۔''

## حالتِ احرام میں کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا

حدیث 30

((وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْكِحُ وَلَا یَخْطُبُ.)) [2]

''اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حالتِ احرام میں کوئی شخص نہ نکاح کرے، نہ نکاح کرائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔''

## اگر لڑکی راضی نہ ہو تو ولی زبردستی اس کا نکاح نہ کرے

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْیَتِیْمَةُ تُسْتَأْمَرُ

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 1882، هداية الرواة، كتاب النكاح، رقم: 3072۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم:1409.

فِـیْ نَـفْسِـهَـا ، فَـإِنْ صَـمَـتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا ، وَإِنْ اَبَتْ فَـلَا جَـوَازَ عَلَيْهَا . )) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم (بالغ لڑکی) سے اس کے نکاح کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اور وہ انکار کردے تو پھر زبردستی اس کا نکاح کرنے کا کوئی جواز نہیں۔''

## اگر لڑکی کی رضامندی کے بغیر زبردستی نکاح کر دیا جائے؟

### حدیث 32

((وَعَـنْ خَـنْسَـاءَ بِـنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ . )) ❷

''اور حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ اسے ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں (اور اس بات کا ذکر کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے والد کا کیا ہوا) نکاح رد کر دیا۔''

### حدیث 33

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَتْ أَنَّ

---

❶ صحيح سنن أبوداؤد، رقم:1825، سنن الترمذى، رقم:1109، مسند احمد: 259/2.

❷ صحيح البخارى، كتاب النكاح، رقم:5138، سنن أبوداؤد، رقم:2101.

أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ.)) ❶

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ذکر کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ (اس شخص کو) ناپسند کرتی ہے تو آپ نے اسے اختیار دے دیا (کہ وہ نکاح ختم کرنا چاہے تو کر سکتی ہے)۔''

## خطبہ نکاح

### حدیث 34

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾، ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾، ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾.)) ❷

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حاجت و

---

❶ سنن أبوداؤد، كتاب النكاح، رقم:2096۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن أبوداؤد، كتاب النكاح، رقم:2118۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ضرورت کے لیے یہ خطبہ سکھایا تھا: یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کی مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔''، ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر کے ان دونوں سے مرد اور عورتیں کثرت سے پھیلا دیے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو، اور رشتے توڑنے سے ڈرو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔''، ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے تو یقیناً اس نے کامیابی حاصل کر لی، بہت بڑی کامیابی۔''

## دلہا اور دلہن کے لیے مبارکباد کے الفاظ

### حدیث 35

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ -إِذَا تَزَوَّجَ- قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَیْكَ، وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِی

خَيْرٍ . ))❶

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اس نے شادی کی ہے تو فرماتے: اللہ تعالیٰ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی میں جمع کردے۔''

## نکاح اعلانیہ کرنا چاہیے

### حدیث 36

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَعْلِنُوْا النِّكَاحِ . ))❷

''اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان کرو۔''

## نکاح کے بعد میاں بیوی کا تعلق وفات سے بھی ختم نہیں ہوسکتا

### حدیث 37

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: فَأَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . ))❸

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد

---

❶ سنن أبو داؤد، كتاب النكاح، رقم: 2130۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ آداب الزفاف، ص: 183۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔
❸ سلسلة الصحيحة، رقم: 1142.

فرمایا: کیا تجھے پسند نہیں کہ تو دنیا اور آخرت میں میری بیوی رہے؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔''

## بیوی کی دلجوئی کے لیے کچھ کھانے کو پیش کرنا

### حدیث 38

((وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ: كُنْتُ صَاحِبَةَ عَائِشَةَ الَّتِي هَيَّأْتُهَا وَأَدْخَلْتُهَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِي نِسْوَةٌ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَهُ قِرًى إِلَّا قَدَحًا مِنْ لَبَنٍ . قَالَتْ: فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ عَائِشَةَ ، فَاسْتَحْيَتِ الْجَارِيَةُ ، فَقُلْنَا: لَا تَرُدِّي يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، خُذِي مِنْهُ ، فَأَخَذَتْهُ عَلَى حَيَاءٍ ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلِي صَوَاحِبَكِ ، فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ ، فَقَالَ: لَا تَجْمَعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنْ قَالَتْ إِحْدَانَا لِشَيْءٍ نَشْتَهِيهِ ، لَا أَشْتَهِيهِ ، يُعَدُّ ذَلِكَ كَذِبًا ، قَالَ: إِنَّ الْكَذِبَ يُكْتَبُ كَذِبًا حَتَّى تُكْتَبَ الْكُذَيْبَةُ كُذَيْبَةً .)) [1]

''اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے آپ (آپ کے نکاح کے موقع پر) عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیب وزینت کے ساتھ آراستہ کر لیا تو میں آپ کے پاس آئی اور آپ کو بلایا تا کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیں۔ پھر آپ آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں بیٹھ گئے پھر دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا، جس سے آپ نے پیا، پھر اس پیالے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیش کیا لیکن

---

[1] مسند أحمد: 438/6، مسند حمیدی: 61/2، آداب الزفاف، ص: 92۔ محدث البانی نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے شرم وحیاء کی وجہ سے اپنا سر جھکا لیا۔ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھڑکا اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پیالہ پکڑ لو۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیالہ پکڑا اور کچھ دودھ پیا۔ پھر آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ پیالہ اپنی سہیلی کو دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بلکہ آپ پیالہ پکڑیں اور اس سے مزید دودھ پئیں۔ چنانچہ پھر آپ نے اس پیالے سے دودھ پیا اور پھر مجھے پکڑا دیا۔''

## ہم بستری پر اجر وثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ﴾ (البقرۃ: 223)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تمھاری عورتیں کھیتی ہیں، پس تم جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔''

### حدیث 39

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ:

أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ ، أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا . )) [1]

’’اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سرمایہ دار اجر وثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور ضرورت سے زائد مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی صورت نہیں پیدا کی؟ ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے اور ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے ایک دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور بیوی سے تعلقات قائم کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا کیا جب ہم میں سے کوئی اپنے نفسانی خواہش (جنسی ضرورت) پوری کرتا ہے، اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ نے جواب دیا بتاؤ، اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرتا ہے، تو کیا اسے اس پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جب وہ اسے جائز محل پر رکھتا ہے تو اسے اجر بھی ملتا ہے۔‘‘

## ہم بستری کی دعا

### حدیث 40

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: 2329.

الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ . ))[1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔'' یقیناً اس جماع سے ان کے مقدر وقسمت میں جو اولاد ہوگی تو شیطان اسے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح البخارى، كتاب الوضوء، رقم:141، صحيح مسلم، رقم:1434.

# مراجع ومصادر


1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.